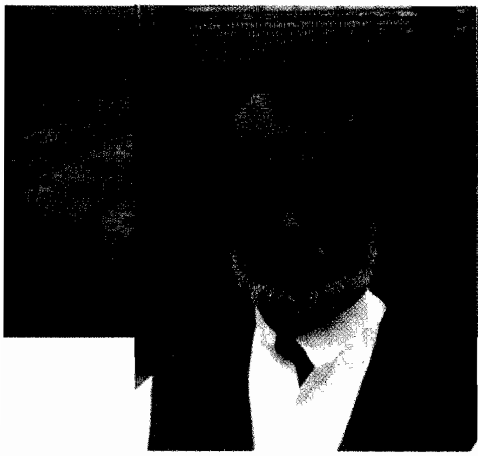

اداریہ

محمد الیاس خان

رسالہ اجتہاد اسلامی نظریاتی کونسل کا فکری و تحقیقی مجلّہ ہے جس کا مقصد اجتہاد پیش کرنا نہیں بلکہ اس حوالے سے جاری فکری عمل کا جائزہ اور نئے پیش آمدہ مسائل پر مختلف اہل علم کی آراء پیش کر کے دعوت فکر و عمل دینا ہے۔ اب تک رسالہ اجتہاد کے چھ شمارے درج ذیل عناوین کی مناسبت سے شائع ہو چکے ہیں۔

۱-پہلا شمارہ	اقبال اور اجتہاد
۲-دوسرا شمارہ	اسلام اور مغرب
۳+۴-تیسرا اور چوتھا شمارہ	جدید علم الکلام
۵-پانچواں شمارہ	نفاذ شریعت
۶-چھٹا شمارہ	مسلم شناخت

اس مرتبہ شمارہ ہفتم کا عنوان عام رکھا گیا ہے جس میں اہل علم نے مختلف موضوعات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے، جن میں شریعت اسلامی، تصور اجتہاد اور جدید علوم کی روشنی میں تفہیم نصوص کے موضوعات اہم ہیں۔ شریعت اسلامی کے موضوع پر محترمہ زینب امین اور مولانا محمد صدیق ہزاروی کے رشحات قلم شامل ہیں۔ محترمہ زینب امین نے اپنے مضمون میں شریعت اور وضعی قانون میں فرق کا جائزہ پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ شریعت اسلامی کے اصول واضح اور عالمگیر ہیں جبکہ وضعی قانون ناقص ہے اور مخصوص افراد کے اذہان کی نمائندگی کرتا ہے۔ مولانا محمد صدیق ہزاروی نے اپنے مضمون میں واضح کیا ہے کہ شرعی حدود کا مقصد سزا دینا نہیں بلکہ جرائم کا قلع قمع کرنا اور معاشرے کو انتشار، دہشت گردی اور خوف و ہراس کی فضا سے پاک کرنا ہے۔ تصور اجتہاد کے موضوع پر جناب طالب محسن اور مولانا ابوالفتح محمد یوسف اور ڈاکٹر ظہور احمد اظہر کے مضامین بھی قابل مطالعہ ہیں۔ جناب طالب محسن نے اپنے مضمون میں اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اجتہاد کا مقصد دین کی ''تشکیل نو'' کے لئے نئے اصول دریافت کرنا نہیں بلکہ اس کے مسلمہ اصولوں کا نئے مسائل پر اطلاق کرنا ہے۔ جبکہ مولانا ابوالفتح محمد یوسف نے اس بات پر زور دیا ہے کہ اسلام میں اجتہاد کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہے گا بشرطیکہ وہ قرآن و سنت کے احکام اور دین کی روح کے خلاف نہ ہو۔

جناب ڈاکٹر ظہور احمد اظہر نے اپنے مضمون میں خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ موجودہ دور میں امام اعظم ابوحنیفہ کے طریقہ اجتہاد و استنباط اور فقہی آراء کی روشنی میں امت مسلمہ کے مسائل کا حل تلاش کیا جا سکتا ہے۔ جدید علوم کی روشنی میں تفہیم نصوص کے موضوع پر پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوج، ڈاکٹر محسن نقوی اور پروفیسر ساجد حمید کی تحریریں بھی قارئین کے مطالعہ کے لئے پیش کی جا رہی ہیں۔ جناب ڈاکٹر محمد شکیل اوج نے اپنے مضمون میں تعبیر نصوص کے قدیم اور جدید منہج میں فرق کو واضح کیا ہے۔ جناب ڈاکٹر محسن مظفر نقوی نے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ابراہیمی مذاہب کے معتقدین کے مطابق نصوص کی توضیح کے بارے میں انسانی علم و تجربے کے بالقوۃ موجود ہونے کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ جناب ساجد حمید نے اس بات پر زور دیا ہے کہ جدید فلسفیاتی، لسانیاتی اور تفسیر کی اصولی بحثوں کی روشنی میں اور قرآن کے اپنے بیان کردہ اوصاف اور خصائص کے تناظر میں اصول فقہ کی تدوین کی وہ راہ اختیار کی جائے جو سدید و صائب ہو۔

مولانا محمد خان شیرانی، محترمہ ڈاکٹر رابعہ شیخ اور جناب ذیشان سرور کے مضامین/مقالات بھی اپنے اپنے موضوع کے اعتبار سے فکر اور سوچ کے نئے زاویوں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ مولانا محمد خان شیرانی نے اپنے مضمون میں تخلیق انسان کے مقاصد کے ضمن میں انسانی معاشرے کی اصلاح اور بگاڑ اور ان کے اسباب سے متعلق بہت سارے پیچیدہ اور گنجلک مسائل کو انتہائی سادہ اور آسان پیرایے میں بیان کیا ہے جبکہ ڈاکٹر رابعہ شیخ نے اپنے مضمون میں جدید عالمی معاشرے میں مسلم خواتین کے تشخص کے سلسلے میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایک نفسیاتی تجزیہ پیش کیا ہے۔ جناب ذیشان نے اپنے مضمون میں قرآن اور انجیل کی مشترک تعلیمات کا موازنہ پیش کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا ہے کہ موجودہ دور میں مذاہب کے درمیان امن و آشتی کی فضا قائم کرنے اور باہمی قربتیں بڑھانے کے لیے مشترک تعلیمات کو فروغ دینے کی اشد ضرورت ہے۔

علاوہ ازیں اس شمارے میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات، سرگرمیوں اور مطبوعات کی ایک جھلک بھی دیکھی جا سکتی ہے۔ ہم اس کاوش پر آپ کی تنقید، تبصرے اور تجاویز کا خیر مقدم کریں گے۔